



سوال

(555) وتر کی قضاء

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب میں سو جائوں اور رات کو نماز وتر ادا نہ کر سکوں تو کیا اس کی قضاء دوں اور کس وقت دوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سنت یہ ہے کہ اس کی قضاء ضحیٰ کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد اور استواء سے پہلے جفت تعداد میں نہ کہ طاق تعداد میں دی جائے اگر آپ کی عادت رات کو تین وتر پڑھنے کی ہے۔ اور آپ سو گئے یا بھول گئے تو دن کو پھر تین کی بجائے دو دو کر کے چار رکعتیں پڑھی جائیں اور اگر آپ کی عادت رات کو پانچ رکعات وتر پڑھنے کی ہے۔ اور آپ سو گئے یا آپ بھول گئے تو پھر دن کو پانچ کی بجائے دو دو کر کے چھ رکعات پڑھی جائیں۔ اور اگر آپ کا معمول اس سے زیادہ رکعات پڑھنے کا ہے تو ان کے بارے میں بھی اسی طرح کا حکم ہوگا۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

«کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل عن صلاته باللیل یوم اور من صلی من النہار حتی عشرۃ رکعۃ» (مسلم حدیث ۷۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند یا مرض کی وجہ سے رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعت پڑھتے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز چونکہ اکثر و بیشتر گیارہ رکعت ہوتی تھی۔ اس لئے آپ قضاء کے طور پر بارہ رکعت ادا فرماتے اور سنت یہ ہے کہ انہیں دو دو رکعات پڑھا جائے جیسا کہ اس حدیث شریفہ سے ثابت ہے نیز آپ کا ارشاد ہے:

«صلوات اللیل والنہار ثنی» (سنن ابی داؤد)

"دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔"

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے باسناد صحیح روایت کیا ہے۔ اصل میں یہ حدیث صحیحین میں بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہے۔ لیکن اس میں دن کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن امام احمد اور اہل سنن کی روایتوں میں "دن" کا لفظ بھی ثابت ہے۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 449

محدث فتویٰ